السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک قبیلہ ہے جس میں نکاح کی صورت یہ بھی ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کا نکاح کسی دوسرے سے اس شرط پر کرتا ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کرے گا اور پھر دونوں لڑکیوں کی رضامندی کے بغیر ایسا کیا جاتا ہے۔ اور مہر بھی یہ تبادلہ ہی ہوتا ہے تو آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ نکاح جس کا سائل نے ذکر کیا ہے حرام وباطل ہے یہ نکاح شغار ہے کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لاشغارفي الإسلام"

"نکاح شغار اسلام میں نہیں۔"[1]

عورت کے ولی پر واجب ہے کہ وہ اس کی رضامندی کے بغیر اس کا نکاح نہ کرے اور کامل مہر کے ساتھ اس کا نکاح کرے جو صرف اس عورت کا حق ہو، نہ اس کے بھائی کو دیا جائے اور نہ ہی اس کے والد کو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا"

"اور عورتوں کو ان کی مہر راضی خوشی دے دو ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھالو۔"[2]

اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) مہر عورتوں کے لیے مقرر فرمایا ہے اور انہیں ہی اس میں تصرف کا حق دیا ہے۔ اور بعض قبائل میں رواج ہے جیسا کہ سائل نے ذکر کیا ہے وہ انتہائی قبیح عادت اور حرام ہے، اس طریقے سے عقد نکاح صحیح نہیں ہوتا اور دونوں عورتیں دونوں مردوں میں سے کسی ایک کے لیے بھی حلال نہیں ہوتیں کیونکہ نکاح ہی صحیح نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔ (شیخ ابن عثیمین رحمة اللہ علیہ)

شیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ رحمة اللہ علیہ نے بھی اس طرح کا فتویٰ دیا ہے۔

---

[1]۔ مسلم۔ (1415) کتاب النکاح باب تحریم نکاح الشغار وبطلانہ نسائی (2335) کتاب النکاح اب داود (2581) کتاب الجہاد ترمذی (1123) کتاب النکاح مسند احمد (4/429)

[2]۔ النساء۔ 4۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 161

محدث فتویٰ